بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرأت خلف الامام

مقتدی کو سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کے دلائل اور اُن کا تجزیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی : اللہ تبارک وتعالےٰ	..	اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	..	فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	..	فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	..	فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی : اللہ تعالےٰ سے تعلق	..	دنیوی تعلقات نہیں
وجہِ افتخار	صرف ایک	یعنی : ایمان باللہ العظیم	..	وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

② قرأت خلف الامام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ {صحیح بخاری و صحیح مسلم عن عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ}

جو شخص سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اُس کی صلوٰۃ نہیں ہوتی۔

یہ حدیث بالکل عام ہے۔ اس میں منفرد، امام، مقتدی مرد اور عورت سب شامل ہیں، کسی کو مستثنےٰ نہیں کیا گیا۔

بعض لوگ اس حدیث سے مقتدی کو مستثنےٰ کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر حدیث کا شانِ نزول دیکھا جائے تو اس حدیث کے مخاطب ہی مقتدی ہیں، پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو مخاطب ہوں وہی مستثنےٰ کر دیئے جائیں؟

حدیث مذکور کا شانِ نزول درجِ ذیل ہے۔ اس کے راوی

بھی حضرت عبادہ بن صامتؓ ہی ہیں۔

عن عبادة بن الصامتؓ	حضرت عبادہ بن صامتؓ
قال كنا خلف رسول الله	کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ
صلى الله عليه وسلم فی	علیہ وسلم کے پیچھے صلوٰۃ فجر پڑھ
صلوٰة الفجر فقرأ رسول	رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
الله صلى الله عليه وسلم	وسلم نے قرأت کی تو آپؐ پر
فثقلت عليه القراءة	قرأت کرنا بھاری ہو گیا۔ پھر
فلما فرغ قال لعلكم	جب آپؐ صلوٰۃ سے فارغ ہوئے
تقرءون خلف امامكم	تو فرمایا "شاید تم اپنے امام کے
قلنا نعم هذا يا رسول	پیچھے بھی پڑھتے ہو؟" ہم نے
الله صلى الله عليه وسلم	کہا "ہاں یا رسول اللہ جلدی
قال لا تفعلوا الا بفاتحة	جلدی پڑھ لیتے ہیں"۔ رسول
الكتاب فانه لا صلوٰة	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لمن لم يقرأ بها (رواه ابو داؤد۔
سكت عليه المنذري حسنه الترمذي وصححه ابو داؤد
والدارقطني وابن حبان الحاكم احمد محمد شاكر وتعليقات
احمد محمد شاكر على الترمذي) وقال البيهقي هذا
اسناد صحيح ورواته ثقات (كتاب القراءة للبيهقي ص۳۴)}

"سوائے سورۂ فاتحہ کے اور
کچھ مت پڑھا کرو، کیونکہ
بغیر سورۂ فاتحہ کے صلوٰۃ
نہیں ہوتی۔"

وفی روایۃ هل تقرءون اذا
جهرت بالقراءة فقال
بعضنا انا نصنع ذلك
قال فلا وانا اقول مالي
ينازعني القرآن فلا
تقرءوا بشيء من القرآن
اذا جهرت الا بام
القرآن ۔ (رواه ابو داؤد

دوسری روایت میں ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا "کیا تم ایسی حالت
میں کہ میں بلند آواز سے قرأت
کرتا ہوں پڑھتے ہو؟" ہم میں
سے کسی نے کہا ہم ایسا کرتے ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا "میں کہتا تھا کیہ مجھ

سے قرآن میں منازعت کیجارہی ہے۔ جب میں بلند آواز سے قرأت کروں تو قرآن میں سے کچھ نہ پڑھا کرو سوائے سورۂ فاتحہ کے۔"

والدارقطنی وقال الدارقطنی ھذا اسناد حسن ورجالہ ثقات کلھم (دارقطنی جلد اول ص ۱۲۱)} {نوٹ : نافع بن محمود کو امام بیہقی نے بھی ثقہ کہا ہے (کتاب القرارۃ ص [illegible]) } امام بخاری کی سند میں نافع بن محمود نہیں ہیں اور اس کی سند حسن ہے (جزء القراءۃ ص ۱۸)

اس شانِ نزول کو نہ صرف حضرت عبادہؓ نے بلکہ مندرجہ ذیل صحابیوں نے بھی روایت کیا ہے۔

(۱) حضرت انسؓ {رواہ البیہقی فی کتاب القراءۃ ص ۴۸ و ص ۴۹ و رواہ ابو یعلی ..... ورجالہ ثقات (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی) ورواہ البخاری فی جزءہ ص ۵ صحیح }

(۲) عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم {رواہ البیہقی فی کتاب القراءۃ ص ۵۱ وقال ھذا حدیث صحیح ص ۵۲ ورواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح (تعلیقات احمد محمد شاکر علی الترمذی) }

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ {رواہ البیہقی فی کتاب القراءۃ ص ۵۳ ورواہ البخاری فی جزء القراءۃ ص ۱۷ ورواتہ ثقات وسندہ صحیح }

مندرجہ بالا شانِ نزول سے ثابت ہو گیا کہ صحیحین کی حدیث کا خطاب مقتدیوں سے ہے لہٰذا مقتدیوں کو بھی سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر صلوٰۃ نہیں ہو گی۔

مقتدی کو سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کے دلائل اور اُن کا تجزیہ

دلیلِ اوّل اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا {الاعراف ۲۰۴}

جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جب امام قرآن مجید تلاوت کرے تو مقتدی کو سننا اور چپ رہنا چاہیئے۔

جواب "مقتدی کی قراءت اور امام کے سکتات" کے عنوان کے تحت ضمیمہ ۳ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مقتدی کو امام کے سکتات میں سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیئے۔ ایسی صورت میں نہ قرآن مجید کی آیت کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور نہ حدیثِ پاک کی۔ (ضمیمہ ۳ اس کتاب کے صفحات ۳۳۵ تا ۳۵۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

دلیل دوم رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

من صلّٰے خلف الامام	جو شخص امام کے پیچھے صلوٰۃ
فان قراءۃ الامام لہ	پڑھے تو امام کی قرأت
قراءۃ {رواہ البیہقی وغیرہ}	مقتدی کی قرأت ہے۔

جواب یہ حدیث ضعیف ہے، اگر اسے صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو اس میں اور سُورۂ فاتحہ پڑھنے کی حدیث میں کوئی تضاد نہیں ہے، یہ حدیث عام ہے اور سُورۂ فاتحہ پڑھنے کی حدیث خاص ہے، عام اور خاص میں کوئی تضاد نہیں ہوتا۔ دونوں حدیثوں کو

ملا کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مقتدی کو سورۂ فاتحہ تو ہر حال میں پڑھنا ضروری ہے، البتہ دوسری سورت پڑھنا ضروری نہیں، اگر امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو امام کا دوسری سورت پڑھنا مقتدی کے لئے کافی ہوگا۔ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت سمجھی جائیگی اور مقتدی کی صلوٰۃ میں کوئی نقص نہیں آئے گا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ مقتدی کو سورۂ فاتحہ امام کے سکتوں میں پڑھنی چاہیئے تاکہ قرآن مجید کی آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَ اَنْصِتُوْا کی خلاف ورزی نہ ہو اور ضرور پڑھنی چاہیئے تاکہ حضرت عبادہؓ کی بیان کردہ حدیث کی خلاف ورزی نہ ہو، آیت اور حدیث دونوں پر بہ یک وقت عمل ہوتا ہے۔ جب امام دوسری سورت بلند آواز سے پڑھے تو مقتدی خاموشی سے سنتا ہے، دوسری سورت امام کے سکتوں میں بھی نہ پڑھے، اس صورت میں امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت سمجھی جائیگی۔ جب امام آہستہ آواز سے قرأت کرے تو مقتدی کو حدیث مندرجہ صفحہ ۳۲۰ کی رُو سے دوسری سورت کے پڑھنے کا جواز نکلتا ہے